باب الفتاویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام حضانت اولاد سے متعلق کہ اگر میاں بیوی میں علیحدگی بصورت طلاق ہو جائے تو اولاد نرینہ یا غیر نرینہ والدہ اپنے پاس کتنی مدت تک رکھ سکتی ہے، اور اولاد کا نان و نفقہ بچے کی کتنی عمر تک لینے کی حقدار ہے، اور اگر والدہ رضامند نہ ہو تو والد بچوں کو والدہ سے اس کی مرضی کے خلاف کتنی عمر کے بعد حاصل کر سکتا ہے، قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلامْ علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امابعد

صورت مسئولہ میں حضانت کا حق ماں کو ہے۔ اگر اولاد نرینہ (یعنی مذکر ہے) تو سن شعور تک بچہ کی پرورش کا ماں کو حق ہے بشرطیکہ وہ آگے دوسرے خاوند سے شادی نہ کرے۔

اور اگر اولاد غیر نرینہ (یعنی مؤنث) ہے تو لڑکی کی بلوغت تک ماں کو اس کی پرورش کا حق ہے موجودہ قوانین کی اصطلاح میں سات سال سے کم عمر لڑکے اور تاحد بلوغ لڑکی کی حضانت کا حق ماں کو ہوگا۔ ملاحظہ ہو مجموعہ قوانین اسلام جلد سوم ص۸۷۶۔

اور حدیث شریف میں ہے

ان امراۃ قالت یارسول اللہ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء

وثديي له سقاء و حجري له حواء وان اباه طلقني اراد ان ينزعه مني فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به مالم تنكحي- (السنن الكبرى للبيهقي ۸/۵-۴)

کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یہ میرا بیٹا ہے جس کیلئے میرا پیٹ ظرف تھا اور میری چھاتی مشکیزہ اور میری گود اس کیلئے پناہ گاہ تھی- اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ اسے مجھ سے لے لے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے بچے کی زیادہ مستحق ہے جب تک کہ تو دوسرا نکاح نہ کرے-

اور اسی طرح کے ایک دوسرے جھگڑے میں رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا

يا غلام هذا ابوک وهذا امک فخذ بيد ايهما شئت--- الحديث (نسائی ج۴/۹۳)

کہ اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان دونوں میں سے جس کے ساتھ جانا چاہتا ہے اس کا ہاتھ پکڑ لے-

اور ویسے تربیت کے لحاظ سے بھی بچپن میں بچہ ماں کی گود میں بہتر پرورش پا سکتا ہے- اس لئے لڑکا سن شعور تقریباً سات سال کی عمر تک اور لڑکی سن بلوغت تک ماں اگر اپنے پاس رکھنا چاہے تو باپ کی مرضی کے خلاف زبردستی رکھ سکتی ہے-

سن شعور کے بعد اولاد کی مرضی و اختیار کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا- البتہ اگر ماں کے پاس بچہ رہنے کی صورت میں صحیح تربیت و پرورش نہ پا رہا ہو یا کسی دوسری شرعی وجہ سے ماں پرورش کی حقدار نہ ہو مثلاً ماں بے دین یا مشرکہ وغیرہ

ہے اور اگر بچہ اسی کے پاس رہے تو بچہ بھی بے دین مشرک وغیرہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں باپ زبردستی اولاد حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ ماں کا شرعی طور پر حقدار نہ ہونا ثابت ہو جائے۔

اولاد کا نان و نفقہ شرعاً باپ کی ذمہ داری ہے اس لئے جب تک اولاد ماں کے ہاں پرورش حاصل کرے گی نان و نفقہ باپ سے حاصل کرنے کی حقدار ہے۔ البتہ سن شعور کے بعد اگر فریقین کے درمیان کوئی معاہدہ طے پا جائے تو اس کا اعتبار ہو گا۔

هذا ما عندنا واللہ اعلم بالصواب

بقیہ :- اِسلام میں جہاد

ترجمہ:- جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کا رتبہ پائے اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہے اس کو ایسی بے مثال ایسی شاندار زندگی دی گئی ہے جس کے سمجھنے کا تم میں شعور ہی نہیں ہے۔